رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۲۰

اطلاع:- چونکہ ۲۴ر مئی کو ایمپائر ڈے کی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۲۶ر مئی کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ر مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ گذشتہ شب ۷ بجے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کی اہلیہ محترمہ ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ گیارہ بجے کے قریب اٹھایا گیا۔ حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

جناب میر صاحب نے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ لیکن آخر وہی ہوا۔ جو خدا کو منظور تھا۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب میر صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ احباب جہاں یہ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا کرے۔ وہاں یہ بھی دعا کریں کہ جناب میر صاحب کو صبر جمیل بخشے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیان

شکارپور سندھ میں ہندو مسلم فساد کے متعلق

کراچی ۲۳ر مئی۔ ۲۱ر مئی کو شکارپور (سندھ) میں شدید ہندو مسلم فساد رونما ہوگیا۔ فساد کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ بعض ہندوؤں نے ایک مسجد میں گھس کر قرآن کریم کے اوراق جلا دیئے۔ چونکہ ہندوؤں کا یہ فعل سخت اشتعال انگیز تھا اس لئے فرقہ وار فساد کی آگ بھڑک اٹھی جس میں ایک ہندو ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ان دنوں تبدیلی ہوا کی غرض سے کراچی میں تشریف رکھتے ہیں۔ اس فساد کے متعلق حسب ذیل بیان دیا:-

حضور نے فرمایا۔ اس قسم کے حادثات ہر سوسائٹی کے لئے خواہ اس کا معیار تمدن کچھ بھی ہو سخت افسوسناک ہیں۔ اگر کسی ہندو نے قرآن کریم کو جلایا ہے۔ تو یہ بہت رنجدہ امر ہے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان فرقہ وار فساد برپا کرنے کی غرض سے ایسی حرکت کا ارتکاب کرتا۔ تو یہ اور بھی زیادہ قابل مذمت بات ہوتی۔ اس قسم کے فرقہ وار تصادم کو بنظر غور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے حالات میں ایک عجیب تطابق پایا جاتا ہے۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے۔ کہ ایسے تمام واقعات کی تہ میں ایک ہی نفسیاتی کیفیت کام کر رہی ہے۔ بنا بریں اس مرض کا علاج معلوم کرنا چنداں مشکل نہیں۔

بیان جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

ایک مذہبی انسان کی حیثیت سے میرے نزدیک سب سے اہم چیز اس مسئلہ کا اخلاقی پہلو ہے۔ اگر ہندو اور مسلم عوام پر یہ بات پوری طرح واضح کر دی جائے۔ کہ اس قسم کے جرم کا ارتکاب افراد ہی کرتے ہیں اور اگر بعض حالات میں سزا کی ضرورت

محسوس ہو۔ تو جرم کا ارتکاب کرنے والا ہی سزا کا مستحق سمجھا جائے۔ نہ کہ اس کی قوم کے سارے افراد۔ تو مجھے یقین ہے کہ اس قسم کے فسادات میں بہت کچھ کمی واقع ہو جائے گی:

اس طرح قدرتی طور پر ایک طرف مجرمانہ ذہنیت رکھنے والوں کو جو لوگوں کو برانگیختہ کرکے فسادات برپا کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ اپنی مفسدانہ حرکات کا موقعہ نہ ملے گا۔ اور دوسری طرف عوام زیادہ ہوشیار اور بیدار ہو جائیں گے۔ اور بجائے اس کے کہ جرم کا ارتکاب کرنے والے کے ہم مذہبوں کے خلاف اپنے جوش ناراضگی کا اظہار کرکے اپنے آپ کو تسکین دیں۔ وہ حقیقی مجرم کی تلاش کی طرف زیادہ توجہ دینگے مزید فرمایا کہ اگر صوبجاتی حکومتیں اس قسم کے معاملات کے متعلق بعض اصول مرتب کردیں۔ اور ان پر سختی سے عمل کیا جائے۔ تو اس قسم کے حادثات کے روکنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ موجودہ حالات میں مقامی حکام بعض اوقات یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی جماعت ان شعار کی بے حرمتی کا ارتکاب نہیں کرسکتی۔ جو خود اس کے نزدیک مقدس ہیں۔ یہ خیال کرلیتے ہیں کہ اس قسم کی بے حرمتی کا ارتکاب لازماً کسی دوسرے مذہب کے افراد سے ہوا ہوگا۔ اور بعض دوسرے مواقع پر وہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایک غیر شخص کے لئے کسی دوسری قوم کے مقامات مقدسہ میں داخل ہونا ناممکن ہے یہ نتیجہ اخذ کرلیتے ہیں۔ کہ بے حرمتی کا مرتکب اسی قوم کا کوئی شرارت پسند فرد ہے جس کے جذبات مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گو اس قسم کے مختلف واقعات کی تفصیلات میں ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے۔ تاہم اگر ذہن انسانی کی کیفیات کا کیفیاتی تجزیہ کیا جائے۔ تو اس میں ہمیشہ یک رنگی دکھائی دیتی ہے ظاہر ہے کہ ایک ہی قسم کے واقعات میں مختلف اصول کا استعمال ہمیشہ شبہات اور بدگمانیاں پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ لہذا ان حالات میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات کی تحقیقات حقائق اور محض حقائق کی بنا پر کی جائے۔ اور اس میں ان ذہنی اصول کا کوئی دخل نہ ہو۔ جو تحقیقات کرنے والوں کے اپنے تعصب کی بنا پر تبدیل ہوتے رہتے ہیں:

حضور نے بیان کو ختم کرتے ہوئے فرمایا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ایسے حادثات میں طرفین کے شریف الطبع لوگ ان افراد کے ساتھ جن کے مذہبی اور مقدس جذبات کو مجروح کیا جاتا ہو ہمدردی محسوس کرتے ہیں۔ اور ایسا ہونا بھی چاہیئے۔ انکی ہمدردی ان خاندانوں کے ساتھ ہوتی ہے جس کے بعض افراد کو کسی غیر معلوم شخص کے صحیح یا مفروضہ جرم کی بنا پر بغیر کسی قسم کی تحقیقات یا ارتکاب جرم کے ثبوت کے ہلاک یا مجروح کردیا جاتا ہے۔ لہذا ہندو اور مسلم اخبارات کو اس قسم کے معاملات پر اظہار خیالات کرتے ہوئے یہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی تحریرات جہاں ایک طرف ایک قوم کی تسکین کا موجب ہوں۔ وہاں دوسری قوم کے جذبات مجروح نہ ہونے پائیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ قادیان کا ایک جلسہ عام

ایک جھوٹے الزام کی پبلک میں حلفیہ تردید

قادیان ۲۳ رمئی۔ آج نو بجے بعد نماز عشاء مسجد ریتی چھلہ کے قریب ایک جلسہ عام زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ منعقد ہوا جس میں اول جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تجاویز سنائیں۔ جو حضور نے ایک دوسرے پر دل آزار حملے روکنے کے متعلق حکومت کے سامنے پیش فرمائیں۔ پھر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے مقامی آریوں کے حالیہ جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف درشت کلامی کرتے ہوئے جو یہ کہا ہے۔ کہ ایک احمدی نے لیکھرام سردہ باد کا نعرہ لگایا۔ یہ بالکل غلط ہے اسٹیج [illegible]

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی براڈکاسٹ تقریر کا ملخص

ہندوستان سلطنت برطانیہ کا ایک مکمل اور مساوی رکن بننے کا خواہاں ہے

دنیا کا روحانی مرکز ہندوستان ہی ہوگا

۲۲ رمئی لنڈن سے ریڈیو پر آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب نے "ایمپائر کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر ایک نہایت اہم تقریر فرمائی جس کا ریلے رات کے نو بجے دہلی ریڈیو سٹیشن نے بھی نشر کیا۔ لیکچر کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے:

آنریبل چوہدری صاحب نے برطانوی ایمپائر میں ہندوستان کی حیثیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گو ہندوستان کو دوسری نوآبادیات کا درجہ حاصل نہیں۔ تاہم نئے دستور کی وجہ سے ہندوستان میں ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ اور گو یہ دور خطرات سے خالی نہیں تاہم اس کے ذریعہ ہمیں موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کی اقتصادی اور تعلیمی حالت کو درست کرسکیں۔ اور اپنے داخلی معاملات کو سلجھا سکیں۔ مرکزی شعبہ جات میں دفاع ملکی اور خارجی معاملات اگرچہ ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ تاہم بہت حد تک صوبجاتی خود مختاری ہمیں حاصل ہو گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمارا ملک اس سے پورا پورا استفادہ کریگا۔ گو دفاع اور امور خارجہ میں ہندوستان کا گورنر جنرل ہندوستان کی اسمبلی کے سامنے جواب دہ نہیں ہوگا۔ بلکہ برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔ اور اسی طرح گورنروں اور وائسرائے کو بعض اختیارات خصوصی بھی دیئے گئے ہیں۔ پھر بھی ہم اسی چشمہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ جس سے دوسری نوآبادیات ہم نے بھی انگلستان کی تاریخ سے وہی سبق حاصل کیا۔ جو مسٹر نے کیا انگریزی لٹریچر کے علاوہ ہمیں اپنے لٹریچر پر بھی فخر ہے اور اس بیداری کے باعث ہندوستان میں آزادی کی ایک رو پیدا ہوچکی ہے اور جب تک ہندوستان دوسری نوآبادیات کے بالکل مساوی حیثیت حاصل نہ کرے گا۔ آرام سے نہ بیٹھے گا۔ یہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اور اسے ہم حاصل کرکے رہیں گے:

برطانوی ایمپائر ایک خاندان کی طرح ہے۔ جس میں نوآبادیات مختلف افراد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور مجھے یہ بیان کرتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔ کہ بعض نوآبادیات ہندوستانیوں سے حقارت آمیز سلوک کرتی ہیں جس کی وجہ سے ہندوستان میں اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے ایمپائر کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ ہم رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹا کر ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔ میں اس امر کو بیان کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں کبھی کوئی ایسا قانون پاس نہیں کیا گیا۔ جس سے دوسروں کو شکایت کا موقعہ ملا ہو ہم اسی طرح اپنی سیاسی قسمت کے مالک ہیں جس طرح دوسرے ممالک سیاسی افق پر ہمیں امید کی کرن نظر آرہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہماری امیدیں جلد ہی شاید کامرانی سے ہمکنار ہونگی۔

گو ہم ایک غیر ملکی تاج کے ماتحت ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں غیر ملکی تاج کے لفظ کا استعمال کرنا کچھ موزون معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ برطانیہ کا تاج اسی طرح ہمارا تاج ہے جس طرح سلطنت برطانیہ کے کسی اور حصہ کا۔ اور اب یقیناً وہ وقت آپہونچا ہے۔ جبکہ ہندوستان مشرق میں مغرب کی اور مغرب میں مشرق کی ترجمانی کا کام اپنے ہاتھوں میں لے گا۔ اور بالاشرکت غیرے ایشیا کی راہ نمائی کریگا۔

ہندوستان پہلے بھی بیرونی حملوں کی آماجگاہ بنا رہا ہے۔ اور اب بھی بعض اوقات اس میں مختلف مفادات کے درمیان اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر ان باتوں کی وجہ سے بیرونی دنیا اس شاہراہ ترقی سے آنکھیں بند نہیں کرسکتی جس پر ہندوستان گامزن ہے۔ ایشیا ہمیشہ روحانیت کا اہم مرکز رہا ہے۔ اور اب بھی ہندوستان ہی دنیا کی روحانی راہ نمائی کریگا اس وقت دنیا مادیت کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ اور تمام ممالک خود غرضی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم مادی نقطۂ نگاہ کو بدلکر روحانی نقطۂ نگاہ پیدا کریں۔ اور یقیناً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

269

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

جماعت احمدیہ انگلستان کے انگریز ارکان کی طرف سے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی کی خدمت میں سپاسنامہ

مسجد احمدیہ لنڈن میں معززین کا شاندار اجتماع

لارڈ سینکے۔ سر فیروز خان نون۔ میئر آف مبلڈن اور مسٹر داس گپتا کی تقریریں

۲۱ مئی ۱۹۳۷ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ نے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی کے لنڈن تشریف لے جانے پر ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کے اعزاز میں جو جلسہ منعقد کیا۔ اور جس میں انگریز اور ہندوستانی معززین کی ایک کافی تعداد شریک ہوئی۔ اس کی مختصر رپورٹیں مرسلہ رائٹر و مراسلہ نگار "رسول" متعینہ لنڈن قبل ازیں "الفضل" میں شائع کی جا چکی ہیں۔ اب معزز مقررین کی مکمل تقریریں جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوئی ہیں۔ ان کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

جلسہ میں شریک ہونے والے معززین

جلسہ میں ڈیڑھ سو کے قریب معززین جن میں ہندوستانیوں کے علاوہ برطانوی اکابر بھی شامل تھے۔ شریک ہوئے شرکاء جلسہ میں سر فیروز خان نون ہائی کمشنر فار انڈیا۔ سر ارنلڈ سٹوورز سر ہنری اور لیڈی سکاٹ آف فجی۔ مسٹر ایف۔ ایچ براؤن سی۔ آئی۔ ای۔ سر رچرڈ اینڈ لیڈی رینکین۔ سر مارٹن فورسٹر مسٹر جی۔ اے واسن۔ کیپٹن اینڈ مسز لینی کیپٹن۔ ٹی۔ ڈی احمد۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ سردار اقبال علی شاہ۔ ڈاکٹر محمدی۔ ڈاکٹر جی پوانک۔ ڈاکٹر محمد شفیع۔ میئر اینڈ میئرس آف ومبلڈن سیکرٹری صاحب ہندو ایسوسی ایشن سیکرٹری صاحب مسٹر ہیڈ آف دی ایسٹ مس مار گرٹ فرکوسن پریزیڈنٹ نیشنل لیگ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

آغاز جلسہ

صدارت کے فرائض ازراہ نوازش آنریبل وائس کونٹ سینکے نے سرانجام دیئے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے جو ایک برطانوی نومسلم خاتون نے کی۔ شروع کی گئی۔ اس کے بعد مس سکینہ بینکس نے سپاسنامہ خیر مقدم پڑھا:۔

سپاسنامہ کا ترجمہ

سپاسنامہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے نامور بھائی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہم برطانیہ کے احمدی مسلمان نہایت خوشی اور فخر کے جذبات کے ساتھ اور خلوص دل سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ گو اس سے قبل بھی ہمیں اس قسم کے کئی ایک مواقع میسر آ چکے ہیں۔ اور آپ کے بار بار کے سفر انگلستان کے پیش نظر ہم یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جس طرح سیالکوٹ۔ لاہور اور دہلی کی جماعتیں آپ کو اپنا رکن سمجھنے کا حق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ہم بھی آپ کو جماعت احمدیہ لنڈن کا فرد سمجھیں لیکن اس دفعہ کا موقعہ ایک بالکل یگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ جماعت احمدیہ کی گزشتہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی:۔

ارباب حکومت کیطرف سے اعزاز

اگرچہ آپ کی قدر و منزلت ہمیشہ ان لوگوں کی نظروں میں جنہیں آپ سے تعلقات پیدا کرنے کا موقعہ ملا ہے بے حد رہی ہے۔ لیکن اس دفعہ آپ نے اس قدر ملک کے اعلیٰ ترین ارباب حکومت کا اعتماد حاصل کیا ہے۔ کہ انہوں نے نہ صرف آپ کو وسیع ہندوستانی ایمپائر کی طرف سے امپیریل کانفرنس کا موزوں ترین نمائندہ منتخب کیا ہے بلکہ دنیا کی وسیع ترین سلطنت کے سب سے بڑے جشن شادمانی کا نمائندہ بھی قرار دیا ہے اور اس طرح آپ پہلے احمدی ہیں جنہیں اس اعزاز کا مستحق قرار دیا گیا ہے:۔

جشن تاجپوشی میں شمولیت

تاجپوشی کے روز شاہی جلوس میں آپ کو ایک ممتاز جگہ حاصل ہوگی۔ یہ وہ منظر ہوگا۔ جس کے دیکھنے کے لئے سینکڑوں آدمی بڑی بڑی رقمیں صرف کر رہے ہیں۔ اور جس کی شان و شوکت کی ایک معمولی سی جھلک دیکھنے کے لئے لوگوں کو سخت جدوجہد کرنا پڑے گی۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے۔ جس پر ہمیں بجا طور پر فخر کرنا چاہیئے۔ ایسے منظر روز روز دیکھنے میں نہیں آتے۔ نظر بایں حالات آج آپکا خیر مقدم فی الحقیقت ایک بے نظیر حیثیت رکھتا ہے۔ اور آج ہمیں تمام گزشتہ مواقع کی نسبت بہت زیادہ خوشی حاصل ہوئی ہے

احمدیت کی صداقت کا نشان

جناب عالی۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ (اگر یہ یقین دلانے کی ضرورت ہو) کہ ہمارا اظہار مسرت محض رسمی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ ہم حقیقت میں اور صدق دل سے آپ کی ذات پر فخر کرتے ہیں۔ اور آپ کی ترقی اور ناموری میں ہم جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی کے نشانات دیکھتے ہیں جس کی بنیاد آج سے پچاس سال قبل قادیان میں ڈالی گئی۔ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ اور تیرے ماننے والوں پر حیرت انگیز طریقوں سے اپنی برکات نازل کروں گا۔ آج ہم اس الہام کو لفظاً پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ہر طرف سے شدید مخالفت کے باوجود ہماری جماعت اکناف و اطراف عالم میں خداتعالیٰ کے فضل سے بسرعت پھیل رہی ہے اور اس کے افراد حیرت انگیز کام سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی ذات اس امر کی ایک واضح مثال ہے۔ کہ کس طرح سچے احمدیوں پر خداتعالیٰ اپنی برکات نازل کرتا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب ہم آپ کو اپنے درمیان پاتے ہیں۔ تو ہمارے دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ اور خدائے حیّ و قیوم پر ہمارا ایمان اور زیادہ پختہ ہو جاتا ہے۔ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ دن دُور نہیں۔ جب تمام دنیا صداقت کو شناخت کرے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن کی آمد کی دنیا کی تمام مذہبی کتب نے خبر دی ہے۔ قبول کرے گی۔

غیر معمولی قابلیت

آپ نے اپنے ملک کی جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہیں آپ کے اہل وطن بخوبی جانتے ہیں۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جو لوگ آپ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ بھی نہ صرف آپ کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کی قابلیت کے معترف ہیں۔ اور آپ کی فوقیت کو محسوس کرتے ہوئے آپ کے خداداد اوصاف پر رشک کرتے ہیں۔

ہمارے لئے ایک قانون دان کی حیثیت میں آپ کی بے نظیر قابلیتوں کا ذکر کرنا بے سود ہے۔ لیکن ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کے بیشتر اجلاسوں میں بہت سے پیچیدہ معاملات کو سلجھانے کے لئے آپ سے درخواست کی جاتی رہی۔ اور آپ نے ان کو نہائت آسانی سے حل کر کے رکھ دیا۔ آپ نے ہندوستان کے مستقبل میں یقیناً ایک ممتاز حیثیت اختیار کر لی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں بھی ویسا ہی شاندار اور بلند مرتبہ آپ کے مقدر میں ہے۔

اسلامی مساوات اور برادرانہ محبت کی روح

برادر محترم! ہم سے آپ کا تعارف وکیل سیاستدان یا ممبر ایگزیکٹو کونسل کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک آپ ہماری جماعت کے ایک ایسے فرد ہیں۔ جنہوں نے مساوات کی ایک حقیقی اور حیرت انگیز روح کا اظہار کیا ہے آپ کی شرافت خوش خلقی اور خندہ پیشانی کے باعث ہم میں کا معمولی سے معمولی فرد بھی آپ کی محبت میں فرحت محسوس کرتا ہے۔ وہ بے شمار شفقتیں جو آپ نے ہم میں سے ہر ایک پر کی ہیں۔ اور وہ خوشگوار کلمات جو آپ نے ہم سے کہے ہیں۔ ہمارے قلوب پر غیرفانی طور پر منقوش ہو چکے ہیں۔ غرض ہم میں سے بچے سے لے کر بوڑھے تک تمام آپ کو ایک حقیقی دوست اور مہربان سمجھتے ہیں۔

اعلیٰ پایہ کے میزبان

ہم میں سے جن اشخاص کو یہاں اور ہندوستان میں آپ کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ آپ کیسے اعلیٰ پایہ کے میزبان ہیں۔ ہم اس فرحت افزا سیر و تفریح کو جو آپ کی گزشتہ تشریف آوری کے موقعہ پر آپ کی مہربانی سے ہم سب کو میسر آئی تھی۔ کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ فی الحقیقت ہم آپ کے اس تمام مشفقانہ سلوک کے لئے جو آپ نے انفرادی اور اجتماعی طور پر ہم سے کیا آپ کے گہرے طور پر زیر بار احسان ہیں

ایک عظیم الشان کارنامہ

آپ کے متعلق ہمارا جذبہ شکرگزاری اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ آپ ان بہترین ذرائع میں ایک ہیں۔ جن کے باعث ہم اپنی زبان میں حقیقی اسلام کی تعلیم سے آگاہ ہوئے ہیں۔ آپ نے ہماری جماعت کے عظیم المرتبہ اور مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بہترین تصنیف کردہ بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جوں جوں دنیا اس خزینہ علم و عرفان سے جو ان کتابوں میں موجود ہے آگاہ ہوگی آپ کی اس عظیم الشان خدمت کی اہمیت بڑھتی جائے گی۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ آنیوالی نسلیں بھی اس کارنامہ کی وجہ سے آپ کی شکرگزار ہونگی۔

خدا کی اطاعت اور اس کے بندوں کی خدمت

آپ نے ہمیشہ نہائت جرأت اور دلیری سے صداقت اور انصاف کے مقاصد کی حفاظت کی ہے۔ آپ مختلف اقوام کے درمیان جذبات محبت و مودت کو ترقی دیتے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ ان کے قیام کے لئے سعی بلیغ فرماتے رہے ہیں آپ کو رتبہ اور منصب کے لحاظ سے جس قدر رفعت حاصل ہوئی ہے۔ آپ اسی قدر عجز اور انکسار میں بڑھتے گئے ہیں۔ غرض آپ نے نہ صرف خداتعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں بلکہ اپنے ہمجنسوں کی خدمت میں بھی ایک نمایاں امتیاز حاصل کیا ہے۔

ولادت دختر پر مبارکباد

آخر میں ہم آپ کی دختر کی ولادت پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اس ولادت باسعادت پر انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ اور ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ مولودہ اپنے والد کی طرح اقبالمند اور نامور ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ درجات پر فائز کرے۔ اور آپ ہر حالت میں خوش اور اس کی رحمت کے سایہ میں رہیں۔ آمین

ہم ہیں آپ کے دینی بھائی ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ عظمےٰ

آنریبل وائس کونٹ میلسنگ صدر جلسہ کی تقریر

سپاسنامہ کے بعد لارڈ میلسنگ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

مولوی صاحب۔ ہائی کمشنر انڈیا۔ معزز حضرات اور خواتین!

ہمارے لئے یہ بات انتہائی خوشی کا موجب ہے۔ کہ ہم آج یہاں زمانہ حال کے ایک ممتاز ہندوستانی سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا حقیقی رنگ میں اور خلوص دل کے ساتھ خیر مقدم کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ سر ظفر اللہ خان ابھی بالکل نوجوان ہیں۔ آپ کی عمر صرف چوالیس سال کی ہے۔ لیکن آپ اس نئے دور کی ایک سرکردہ شخصیت ہیں۔ جو میرے خیال میں ہندوستان کی تاریخ میں ایک بہتر اور شاندار باب کا اضافہ کرنے والا ہے۔ اور اگر ہندوستان کے وسیع اثر کو ملحوظ رکھا جائے تو کہنا پڑے گا۔ کہ یہ دور تمام دنیا کی تاریخ میں ایک نیا اور شاندار باب کھولنے والا ہے۔

میں اس بات سے بہت خوش ہوا ہوں۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی اسی پیشہ کے فرد ہیں۔ جس کی طرف منسوب ہونے کا مجھے بھی فخر ہے۔ وکلاء گو گزشتہ صدیوں میں ظرافت پسند اور نقاد طبع لوگوں کا تختہ مشق بنے رہے ہیں۔ لیکن ذاتی اور قومی مشکلات کے وقت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ایسے وکلاء ہی ہوتے ہیں۔ جن سے لوگ امداد اور مشورہ طلب کرتے ہیں۔ اور سیاست کی ہر لحظہ بدلنے والی ریگ میں قانون ہی ایک ایسی مضبوط چٹان ہوتا ہے۔ جس پر انحصار کر کے لوگ اپنے آپ کو محفوظ کر سکتے ہیں۔

بے حد حیران کن بات

ہمارے آج کے معزز مہمان کے متعلق بے حد حیران کن بات آپ کی وہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ جو آپ نے نہایت ہی قلیل عرصہ میں حاصل کی۔ آپ نے جس عجلت کے ساتھ منازل ترقی طے کی ہیں اسے خیال میں لانا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ آپ ایک ایسی عمر میں جبکہ ہم میں سے بہت سے وکلاء ابھی مقدمات کے قانونی نکات کی تلاش میں ہی مصروف ہوتے ہیں۔ ایک اعلیٰ پایہ کے مدبر بن چکے ہیں۔

270
Digitized by Khilafat Library Rabwah

گول میز کانفرنس کی خدمات اور آئندہ کے متعلق توقعات

گول میز کانفرنس میں آپ کی خدمات مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ اس کانفرنس کے نشیب و فراز میں آپ ایک مضبوط چٹان کی طرح تھے۔ جس کے ذریعہ ہم میں سے بہتوں نے پناہ حاصل کی۔ اس بارے میں سپاسنامہ خیر مقدم میں آپ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ دُنیا میں بعض لوگ تصور میں آنے والے کمال کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اور بعض صرف اسی چیز پر قانع ہو جاتے ہیں جس کا حصول عملی طور پر ممکن ہوتا ہے۔ لیکن گول میز کانفرنس کے طویل اور تشویشناک مہینوں میں یہ دونوں مقاصد ہمارے آج کے مہمان کے پیش نظر رہے ہیں۔ ان کے سامنے ایک منتہائے نظر بھی تھا۔ اور وہ اس چیز کے لئے جو اس وقت تصور میں ہی لائی جا سکتی تھی کوشاں تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عملی فہم و بصیرت کا وصف بھی آپ میں موجود تھا۔ اور آپ جانتے تھے۔ کہ عملی طور پر کیا کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی قانونی قابلیت اور وسعت معلومات حیرت انگیز تھیں۔ اور ان سے میں خائف رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب بھی آپ کہتے۔ کہ فلاں بات درست ہے تو میں کبھی اس کی تردید کرنا پسند نہ کرتا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آئندہ ہندوستان میں آپ بلند ترین منصب پر فائز ہونگے۔ اور اس منصب کو نہایت کامیابی کے ساتھ زینت بخشیں گے۔ نیز اس شاندار جماعت کے لئے جس کے آپ ممتاز فرد ہیں نیک نامی کا موجب ہونگے۔

ہندوستان کا مستقبل

لیکن ہندوستان کا مستقبل کیا ہوگا۔ میرے خیال میں اس کا مستقبل خود ہندوستان کے باشندوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہی اسے بنا سکتے۔ اور بگاڑ سکتے ہیں۔ میں اپنی زندگی میں ہمیشہ آزاد خیال اور حریت پسند رہا ہوں۔ اور میرے نزدیک تمام انسان آپس میں برابر ہیں۔ بحیثیت انسان کسی کو دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ لہٰذا جب کبھی مجھے ہندوستان کا خیال آتا ہے۔ میں ان لاکھوں نفوس کا خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہیں شائد یہ بھی معلوم نہیں کہ ایک دن کی روزی کے بعد انہیں کتنے فاقے نصیب ہونگے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی طرف مجھے امید ہے۔ ہندوستان کی آئندہ حکومت حقیقی توجہ مبذول کرے گی۔ ہندوستان کے آئندہ گورنروں کو ہمیشہ یہ بات اپنے پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ لوگ امن اور شادمانی سے زندگی بسر کریں۔

ایک نئی حکومت کو عموماً تین قسم کی ضروریات درپیش ہوتی ہیں۔ اول اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ضروریات زندگی مہیا کرے۔ دوسرے اُسے ملک کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ تیسرے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ قوانین اور عمدہ نظم و نسق کے ذریعہ معاشرتی اصلاحات نافذ کرے۔ جو انفرادی خودغرضی کا سدباب کریں اور غریب اور مفلوک الحال لوگوں کی مشکلات کو ہلکا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تمام مطمح ہائے نظر ہمارے معزز مہمان کے پیش نظر ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس قسم کے تجربہ عظیم کے آخری نتائج بالائی قوت کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ اور حقیقت میں روحانی امور ہی ہوتے ہیں۔ جو ایک قوم کو سربلند کرتے ہیں۔ اور اس وقت جبکہ ہمارے دوسرے کارنامے فراموش ہو جائیں گے۔ ہماری یاد انہی کے ذریعہ قائم رہے گی۔

آج سے دو تین سال قبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہمیں جو قابل قدر امداد دی۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس خوشی اور مسرت کو بیان نہیں کر سکتا۔ جو آج یہاں ان کا خیر مقدم کرنے پر مجھے حاصل ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ بھی وہ اور ان کی دختر فرخندہ اختر اپنی تشریف آوری سے ہمیں مسرور کرتے رہیں گے۔

سر فیروز خان صاحب نون

ہائی کمشنر فار انڈیا کی تقریر

آنریبل لارڈ سینکے کے بعد سر فیروز خان صاحب نون نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

غیر معمولی اوصاف

لارڈ سینکے معزز حضرات اور خواتین! لارڈ سینکے نے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اس میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہوئے میں انتہائی خوشی محسوس کرتا ہوں۔ مشرق میں ایک مقولہ ہے۔ کہ اگر تم کسی شخص کے اوصاف معلوم کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کے دوستوں سے پوچھو۔ کیونکہ حقیقت میں سب سے زیادہ وہی لوگ اسے جانتے ہیں۔ اور انہی کے درمیان اس نے زیادہ تر زندگی بسر کی ہوتی ہے۔ اور خوش قسمتی سے مجھے یہ کہنے کا فخر حاصل ہے۔ کہ میں کئی سال تک پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور لاہور بار میں سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا گہرا دوست رہا ہوں۔ میں اس بات پر چنداں زور نہیں دوں گا۔ کہ میں بھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ہم پیشہ ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دُنیا میں وکلاء کے خلاف بہت کچھ جذبہ موجود ہے۔ اور ان کے متعلق لوگوں کا خیال ہے۔ کہ وہی ہر جگہ صاحب اقتدار ہیں۔ لیکن پنجاب میں سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی پوزیشن یقیناً یہ تھی۔ کہ لاہور ہائی کورٹ کے بار میں آپ چوٹی پر تھے۔ سب سے اہم اور پیچیدہ ترین مقدمات آپ ہی کے پاس جاتے تھے۔ اور پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں آپ جیسا قوی دل اور سلجھے ہوئے دماغ والا کوئی ایک شخص بھی نہیں تھا۔ آپ کی تقریریں سب سے عمدہ ہوتیں۔ اور ہمیشہ بحث و مباحثہ کی قیادت آپ ہی کے ہاتھ میں رہی۔ اور فیصلہ جات بھی ہمیشہ آپ کے مشورہ کے مطابق ہوتے۔

انتہائی سادگی

لیکن پنجاب میں ہم آپ کے جس وصف کے سب سے زیادہ مداح تھے۔ وہ دوستوں اور دشمنوں کے لئے آپ کی طبیعت کی انتہائی سادگی تھی۔ آپ میں کبھی نخوت و کبر کا شائبہ تک پیدا نہیں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر آپ کو ہندوستان کا وائسرائے بنا دیا جائے۔ تو بھی آپ وہی سیدھے سادے ظفر اللہ خاں رہیں گے۔ جو آج ہیں۔

دوسری چیز جس نے ہم پر گہرا اثر کیا وہ آپ کا خلوص اور صداقت شعاری ہے۔ آپ نے کبھی کوئی غلط بات مونہہ سے نہیں نکالی۔ کبھی غلط عمل نہیں کیا اور کبھی غلط مشورہ نہیں دیا۔ آپ کے ذاتی دوست بھی آپ سے ڈرتے تھے اور انہیں جرأت نہ تھی۔ کہ آپ سے کوئی ناروا یا غیر منصفانہ بات کہیں۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ انہیں آپ کی طرف سے کیا جواب دیا جائے گا۔

بلند ترین منصب کے لئے انتخاب

ہم سب جانتے تھے۔ کہ آپ یقیناً اس بلند ترین منصب کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ جو ملک کی طرف سے انہیں پیش کیا جا سکتا ہے اور میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں۔ کہ وہ ملک خوش قسمت ہے۔ جس کے نمائندے آپ مقرر کئے گئے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ خواہ دہلی ہو۔ یا لنڈن آپ کا رویہ ہمیشہ ہندوستان کے متعلق وفادارانہ مستحکم اور خوددارانہ ہی رہے گا۔ اور آپ جس اجلاس میں بھی شامل ہونگے۔ اپنے ملک اور اہل ملک کی عزت اور وقار کو پہلے سے زیادہ بڑھا کر وہاں سے واپس آئیں گے۔

انتہائی خوشی کا اظہار

میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا۔ لیکن تقریر ختم کرنے سے پیشتر میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ نہ صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے اور نہ گورنمنٹ کے ایک وزیر کی حیثیت سے جس کی خدمت کا مجھے بھی فخر حاصل ہے۔ بلکہ ایک ذاتی محترم اور معتمد دوست کی حیثیت سے مجھے سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خیر مقدم کرتے ہوئے انتہائی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص خوش قسمت ہے جسے آپ کی دوستی کا فخر حاصل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا

میں دعا کرتا ہوں کہ نہ صرف امپیریل کانفرنس میں بلکہ ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ کے درمیان ان نہایت اہم مذاکرات میں بھی جن کی قیادت کے فرائض آپ سرانجام دینے والے ہیں۔ آپ کی کوششیں کامیاب اور بارآور رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان ہر دو مقاصد میں اسی طرح کامیاب وکامران ہونگے۔ جس طرح گول میز کانفرنس میں آپ کی کوششیں کامیاب رہیں۔ اور جس کا اعتراف لارڈ سینکے نے کیا ہے۔

مئیر آف ومبلڈن کی تقریر

مئیرز کا ضابطہ

لارڈ سینکے سر فیروز خاں اور سر محمد ظفر اللہ خان۔ ومبلڈن کے مئیر کی حیثیت سے آج میری یہاں موجودگی میرے لئے انتہائی مسرت کا موجب ہے۔ امید ہے آپ میری اس بات سے سمجھ گئے ہونگے کہ مئیرز کا ایک ضابطۂ آئین ہوتا ہے جب ایک مئیر اپنی حدود سے تجاوز کرکے سرحد کی طرف جاتا ہے۔ تو اسے بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔ اس وقت میں سرحد پر ہوں۔ لیکن اپنے حلقہ کے بہت قریب۔ گو یہ سرحد ہے تاہم ہمیں یہ فخر حاصل ہے۔ کہ ہم کئی سال تک اپنے خرچ سے اس رقبہ کو جس کا بیشتر حصہ وانڈزورتھ میں ہے۔ ایک خوبصورت پارک میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لہذا میں یہ سمجھنے میں ایک حد تک حق بجانب ہوں۔ کہ میری پوزیشن بہت حد تک محفوظ ہے۔

برطانیہ میں ہندوستان کی حیثیت

میں چاہتا ہوں کہ اس ملک کا خیر مقدم کرنے میں میں بھی شریک ہوں۔ جو سلطنت برطانیہ میں ایک گوہر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر وہ شخص جو سلطنت کے اس حصہ سے آتا ہے اس جزیرہ کے باشندوں کے نزدیک محبوب ہے۔ آپ اس عظیم ملک کی پوزیشن کے متعلق لارڈ سینکے کی عالمانہ تقریر سن چکے ہیں۔ لارڈ سینکے چونکہ اپنی تقریر میں ہمیشہ متانت اور سنجیدگی کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ وقیع اور توجہ طلب ہوتا ہے۔ گو ہمیں ہمیشہ ان کی ہر بات سے اتفاق نہیں ہوتا۔ تاہم وہ بڑے عالی دماغ انسان ہیں۔ اور ہر شخص حتّٰے کہ ان سے شدید اختلاف رکھنے والے بھی اس بات کے معترف ہیں۔ کہ بہت سے امور کے متعلق ان کے افکار و آراء صائب اور نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس وقت انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ آپ ان پر گہرے طور پر غور و خوض کریں۔

آئندہ ہفتہ میں بہت سے لوگ خصوصاً لنڈن کے نواح کے مئیر ملک معظم اور ملکہ معظمہ سے اظہار وفاداری کے لئے ہمہ تن تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ ہمیں خدا نے ایک عجیب بادشاہ اور ایک خوبصورت ملکہ دی ہے۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک ہمارے حلقہ کے تمام لوگ اس بات سے بہت خوش ہیں۔ کہ وفاداری کے اس بہت بڑے مظاہرہ میں شریک ہوں۔ تا ماضی کی نسبت مستقبل میں ہماری سلطنت زیادہ شاندار اور زیادہ پُر امن بن جائے۔

آخر میں میں اس تحریک کی کامیابی اور ترقی کا تہ دل سے خواہاں ہوں۔ جس کا تعلق آج کے اس اجلاس کے ساتھ ہے۔

مسٹر کے داس گپتا کی تقریر

پہلی ملاقات

برادران! سب سے پہلے میں اپنے پرانے دوست مولانا درد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میرے لئے موقعہ بہم پہونچایا۔ کہ میں آج ہندوستان کی ایک بہترین شخصیت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خیر مقدم کروں۔ میرا ان سے دیرینہ تعارف ہے۔ ایک دفعہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح نے میرا ان سے تعارف کرایا تھا۔ اس موقعہ پر میں جماعت احمدیہ کے امام کے متعلق بھی ایک دو باتیں آپ کے سامنے پیش کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ آپ ہمارے کام یعنے ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن میں یہاں ایک ہندو یا ورلڈ فیلوشپ آف فیتھس کے نمائندہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ہندوستانی کی حیثیت سے آیا ہوں۔ میں ضلع چٹاگانگ کا باشندہ ہوں۔ اس کا ایک اور نام بھی ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ "Founded by Islam" (اسلام کا تعمیر کردہ) ہے۔ سر ظفر اللہ خانصاحب سے تعارف حاصل کرنے کے بعد مجھے تقریباً ہر شام کھانے کی میز پر ان سے ملاقات کا موقعہ ملتا رہا۔ ہاں کھانے کے میز پر۔ گول میز پر نہیں۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں میں تو یہ بحث ہوتی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کیا حقوق دیئے جائیں گے۔ لیکن کھانے کی میز پر بیٹھ کر ہم کھانے پینے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہاں ہم کسی چیز پر بحث نہیں کرتے۔ ان سے میری ملاقات کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ جبکہ ان کی شخصیت کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔

جلوس میں سر ظفر اللہ خانصاحب کی جگہ

حال میں مجھے اخبارات میں پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ کہ جلوس تاجپوشی کے ہندوستانی نمائندہ سر ظفر اللہ خان صاحب ہوں گے۔ لوگ کہیں گے "آپ پہلے مسلمان ہیں جنہیں اس جلوس میں ایسی معزز جگہ دی گئی ہے" لیکن میں کہوں گا۔ "نہیں آپ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جنہیں ایسے جلوس میں شمولیت کا اعزاز دیا گیا ہے۔" میں نے یہ خبر پڑھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ جلوس کو دیکھنا چاہیئے۔

ایک خاص تقریب

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ۱۲ر مئی کو ویسٹ منسٹر ایبے میں ایک رسم ادا کی جائے گی۔ اور یہ رسم زیادہ تر چرچ آف انگلینڈ کے ارکان کے ہاتھوں ادا ہوگی۔ قلمرو برطانیہ میں انچاس کروڑ چالیس لاکھ یعنے قریباً پچاس کروڑ نفوس آباد ہیں۔ ان میں سے تین چوتھائی ہندوستانی ہیں۔ سلطنت برطانیہ کی اس پچاس کروڑ کی آبادی میں صرف آٹھ کروڑ عیسائی ہیں۔ لیکن ان ۸ کروڑ عیسائیوں میں سے بھی بعض کیتھولک۔ نان کنفارسٹ اور چرچ آف انگلینڈ کے مقلد ہیں۔ بایں ہمہ یہ رسم صرف چرچ آف انگلینڈ کے ارکان سرانجام دیں گے۔ چونکہ ہز میجسٹی ملک معظم کی ذات تمام مذاہب کے لئے مشترک ہے۔ اس لئے کیا وجہ ہے کہ صرف چرچ آف انگلینڈ ہی اس رسم کو ادا کرے۔

اس بناء پر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بھی ایک تقریب منعقد کریں جس میں ملک معظم کے ساتھ اظہار عقیدت کے لئے تمام مذاہب کے لوگ جمع ہوں۔ یہ تقریب ۱۰ر مئی کو سٹی ٹمپل میں جو گویا ایک نان کنفارسٹ چرچ ہے عمل میں آئے گی۔

دوسری ملاقات

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ اس پہلی ملاقات کے بعد دوسری ملاقات ۱۹۳۳ء میں امریکہ کے دوسری جانب دور دراز علاقہ میں ہوئی۔ جب سر ظفر اللہ خان صاحب شکاگو پہونچے۔ تو ایک اخبار نے آپ کی آمد کی خبر کا ایک ایسا عنوان قائم کیا۔ جس سے میں بہت محظوظ ہوا۔ اور وہ یہ تھا۔

"A great Hindu has come from to India to teach Islam."

یعنے ہندوستان سے ایک بہت بڑا استاد تبلیغ اسلام کے لئے آیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہرحال یوں بھی اگر دیکھا جائے۔ تو امریکہ میں ہم تمام ہندو ہیں۔ اور ہر شخص جو ہندوستان سے آتا ہے۔ ہندو ہے۔ ہم وہاں اپنے آپ کو انڈین نہیں کہتے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم Red Indians بن جاتے ہیں۔

ایک دفعہ کولمبس نامی ایک آدمی نے ایک غلطی کی۔ اس نے ہندوستان کے مال و دولت کی خبر سن رکھی تھی۔ جب وہ امریکہ پہنچا۔ تو اس نے خیال کیا۔ یہی ہندوستان ہے۔ دراصل اہل امریکہ کو ہمارا ممنون احسان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر کوئی ہندوستان نہ ہوتا۔ تو آج کوئی امریکہ بھی نہ ہوتا۔ اس کی تلاش میں کون نکلتا

پارلیمنٹ مذاہب میں تقریر

سر ظفر اللہ خاں صاحب نے ہماری پارلیمنٹ مذاہب میں تقریر فرمائی۔ وہ ایک نہایت خوبصورت شام تھی۔ اور آپ کی تقریر بھی جس کا موضوع تھا "Islam Promoting world unity and peace and progress" (یعنی اسلام اتحاد عالم اور امن اور ترقی کو تقویت دیتا ہے) حیرت انگیز تھی۔ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ایک بہت بڑے حامی امن ہیں۔ لیکن امن عالم سیاسیین و مدبرین کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں کے ذریعہ قائم نہیں ہوگا۔ نہ یہ لنڈن واشنگٹن یا برلن سے آئیگا امن آپ اور میرے جیسے معمولی حیثیت کے مردوں اور عورتوں کی عام کانفرنسوں کے ذریعہ ہی قائم ہوگا۔ اور سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی ہمارے جیسے عام لوگوں میں ہی شامل ہیں۔

امن عالم کس طرح قائم ہو سکتا ہے

البرٹ ہال کے اجلاس امن میں جب شامل ہونے کا مجھے اتفاق ہوا۔ میں نے وہاں دیکھا۔ کہ لوگ امن عالم کے لئے بیتاب ہیں ہمارے محبوب بادشاہ سابق ایڈورڈ ہشتم نے بھی کہا تھا۔ کہ نوع انسان امن کیلئے پکار رہی ہے۔ لیکن بایں ہمہ امن عالم کے لئے ایک چیز لازمی ہے۔ اور وہ یہ کہ مشرق مغرب کو سمجھے اور مغرب مشرق کو اس طرح ایک دوسرے کی باتوں اور خیالات کی تفہیم عداوت کو دور کر دے گی۔ اور اس دن کو قریب ترلانے میں ممد ہوگی۔ جبکہ تمام روئے زمین پر بین الاقوامی امن کا دور دورہ ہوگا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم مشرق کی بہترین شے کو قبول کر لیں۔ اور لیجئے مشرق کی بہترین شے ہمارے پاس ہے خواہ وہ خود اس کا اقرار کرے یا نہ کرے لیکن امن کا پیامبر آپ کے درمیان موجود ہے۔ جب سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ایسی شخصیت موجود ہو۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہم وہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگ ہمیں خیال کرتے ہیں۔

ہم آپ کے بھائی ہیں

میں آپ کو ایک چھوٹی سی کہانی سناتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ایک شخص جنگل کی تاریکی میں راستہ بھول گیا۔ اس نے دیکھا۔ کہ کوئی چیز اس کی طرف آرہی ہے۔ اس نے سمجھا یہ کوئی درندہ ہے لیکن وہ خاموش رہا۔ یہانتک کہ وہ شے اس کے نزدیک آگئی۔ اس نے سمجھا یہ کوئی بھوت ہے۔ مگر اس پر بھی وہ خاموش رہا۔ اتنے میں وہ شے اور بھی زیادہ قریب آگئی۔ اب اس نے خیال کیا۔ کہ کوئی رہزن ہے۔ لیکن پھر بھی وہ بر سکوت رہا۔ جب وہ شے بالکل قریب آگئی۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ وہ اس کا اپنا بھائی ہے۔ جو تاریکی میں راستہ سے بھٹک گیا تھا۔ پس اگر آپ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ایسی ہستیوں کو اس ملک میں آنے کی دعوت دینگے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ہم نہ درندے ہیں۔ نہ بھوت اور نہ رہزن۔ بلکہ ہم آپ کے بھائی ہیں۔

اب وقت آگیا ہے کہ تقسیم و تفریق کی دیواروں کو مسمار کر دیا جائے۔ اور یہ تقسیم تبھی دور ہوگی۔ جب آپ دوسرے ممالک کے فنون۔ ان کے مطمح ہائے نظر اور ان کے مقاصد کو سمجھنا شروع کر دینگے۔

اس زمین پر تخلیق انسانی کا بلند مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا

جب تک مسیح اور محمدؐ مشرق
اور مغرب ایک نہیں ہو جاتے
ہندوؤں کا "اوم" داؤد کا ستارہ مسیح
کی صلیب اور محمدؐ کا امتیازی نشان ہلال
یہ سب مواخات کے لئے نوع
انسان کی پکار کا ثبوت ہیں
آؤ ہم اس بنیاد پر عمارت تعمیر کریں اور
برائی سے نفرت اور نیکی سے پیار رکھیں

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی تقریر

لارڈ سینکے سر فیروز خان نون۔ یور ورشپ۔ مسٹر داس گپتا اور برادران آج آپ نے میرے متعلق جو محبانہ کلمات کہے ہیں میں ان سے بہت متأثر ہوا ہوں جب آپ وہ الفاظ کہہ رہے تھے تو میں سوچ رہا تھا۔ کہ جس طرح میں اپنے اپنے آپ کو دیکھتا ہوں۔ آپ نے مجھے اس طرح نہیں دیکھا۔ اور کہ آپ کی تقریریں آپ ہی کی نیک نہادی اور مہربانی کا بین ثبوت ہیں۔

جائز فخر

یہ صحیح ہے کہ میں اس بات پر جائز طور پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کی طرف سے ہز میجسٹی کی مبارک تقریب تاجپوشی پر ان کے حضور ذاتی طور پر اپنے ملک کی وفاداری کا پیغام لانے کے لئے مجھے منتخب کیا گیا ہے۔ لیکن یہ تو ایک تفویض کردہ فخر ہے۔ ایسا فخر نہیں۔ جس کی وجہ میری اپنی ذات میں موجود ہو۔ اس وقت ان بہت سی باتوں میں سے جو میرے متعلق کہی گئی ہیں شائد صرف یہی ایک بات ہے جس سے مجھے کامل اتفاق ہے

محض خدا تعالےٰ کا فضل

اگر کسی اور سیت سے مجھے اپنے ملک یا اپنے ہمجنسوں کی خدمت کرنے کی کوئی توفیق ملی ہے۔ تو وہ محض خدا تعالےٰ کے فضل کا نتیجہ ہے کیونکہ اس کے فضل و کرم کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر آپکو حقیقت میں میرے ساتھ وہ جذبہ ہمدردی و تلطف ہے جس کا آپ نے اس وقت اظہار کیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی اندر ایسا جذبہ رکھتے ہیں تو میں آپ سے مزید درخواست کروں گا۔ کہ جب کبھی آپکو میرے متعلق یہ خیال آئے کہ میں کسی نہ کسی رنگ میں کسی فائدہ کا موجب ہوا ہوں تو آپ بشرطیکہ آپ دعائیہ قلب رکھتے ہوں میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کا فضل میرے شامل حال رہے۔ تا میں اپنی آئندہ زندگی میں بھی بنی نوع انسان اور اپنے ملک کی زیادہ سے زیادہ مفید خدمت بجا لا سکوں۔

ہدیہ تشکر

آپ نے میرے متعلق جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میں ان کی حقیقی قدردانی سے قاصر رہوں گا۔ اگر میں اس وقت عام رسمی گفتگو شروع کروں۔ قلب پر گہرے طور پر اثر انداز ہونیوالی باتیں آسانی سے الفاظ میں ادا نہیں کی جا سکتیں۔ اس لئے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ آپ میری طرف سے اس جذبہ لطف و محبت کے لئے جو میرے متعلق آپ نے ظاہر کیا ہے۔ ہدیہ تشکر قبول کریں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی تقریر

لارڈ سینکے کا شکریہ

خواہران و برادران! آپ خائف نہ ہوں۔ میں کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا میں سب سے پہلے لارڈ سینکے کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے از راہ مہربانی یہاں تشریف لانے کی تکلیف گوارا فرمائی مجھے یقین ہے۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خاں اور ہندوستان کے مستقبل کے متعلق انہوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ تادیر یاد رہیں گے۔

میئر آف ومبلڈن کا شکریہ

میں ہز ورشپ میئر آف ومبلڈن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چونکہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ سرحد پر آگئے ہیں اس لئے میں ارضی دوائر اختیار و عمل کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

لیکن میں ان کی اور میورلیس کی اس مہربانی کی قدر کرتا ہوں۔ کہ وہ یہاں تشریف لاکر ہمارے ایک نہایت ہی ممتاز بھائی کے خیر مقدم میں ہمارے ساتھ شریک ہوئے۔

سر فیروز خان صاحب کا شکریہ

اس کے بعد سر فیروز خان نون ہیں گو جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا ہے۔ وہ سر ظفر اللہ خان صاحب کے ذاتی دوست ہیں۔ اور اسی حیثیت سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ لیکن میں انہیں ایک قریب ترین ہمسایہ سمجھتے ہوئے ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ انہوں نے یہاں تشریف لاکر اور معزز مہمان کو خراج تحسین ادا کرنے میں ہمارے ساتھ شامل ہوکر سر ظفر اللہ خان صاحب سے اپنے اخلاص کے اظہار کے علاوہ ہمسائیگی کی ایک نہایت خوش گوار روح کا مظاہرہ کیا ہے۔

مسٹر داس کا شکریہ

سب سے آخر میں مسٹر داس گپتا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن آپ یاد رکھیں۔ کہ یہ کہتے ہوئے میں آپ میں سے کسی ایک کو فراموش نہیں کر رہا۔ گو اس وقت میری مراد مقررین سے ہے۔ مسٹر داس گپتا بڑے محنتی اور سرگرم کارکن ہیں۔ انہیں دور و نزدیک کے سب لوگ جانتے ہیں اس لئے مجھے ان کا مزید تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں ان کے محبانہ الفاظ کو جو انہوں نے ہماری جماعت اور سر ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق کہے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں

سب کا شکریہ

امید ہے۔ معزز مقررین مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں یہ کہوں۔ کہ میں آپ سب احباب کا اس لئے بھی زیادہ ممنون احسان ہوں۔ کہ آپ نے ان تمام باتوں کو خاموشی اور حیرت کے ساتھ سنا جو سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق کہی گئیں۔ اور محسوس کیا کہ وہ کس قدر بلند پایہ انسان ہیں جنہیں خراج تحسین ادا کرنے کیلئے ایسی بڑی شخصیتیں تشریف لائیں۔

حقیقی اسلامی شان

سر ظفر اللہ خان صاحب نے خود بھی اپنے انداز میں چند کلمات ارشاد فرمائے ہیں۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ان کا ہر لفظ محبت و دعا میں ڈوبا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ وہ دوستوں کی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اور کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہی نتیجہ ہے یہ ایک حقیقی اسلامی شان ہے۔ اور اسی میں اس کرۂ ارضی پر ہم انسانوں کی حقیقی عظمت کا راز پنہاں ہے۔

اب صرف ایک چیز باقی ہے۔ اور وہ ہے چائے کی پیالی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ نہایت بے تکلفی سے چائے نوش فرمائیں۔ خواہ آپ اپنے پاس بیٹھنے والے کو جانتے ہوں یا نہ آپ یقین رکھیں۔ کہ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کا دوست ہے۔ کیونکہ ہم سب میں انسانی تعلق اخوت اور محبت کا اشتراک موجود ہے

نظریہ ارتقاء کے متعلق حکم وعدل کا فیصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس دان آج محدودے چند ہی اشیاء کی ماہیت وحقیقت کی دریافت کے ادعا میں مذہب اور اس کے حقائق کو تحقیر کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اس کے "حیرت انگیز" انکشافات کے باوجود سائنس کی بے بضاعتی کا یہ عالم ہے۔ کہ پرلیشہ کی تخلیق سے قاصر ہے اتنی بے بسی اور بے چارگی پر یہ تعلی زیبا نہیں۔ خدا تعالےٰ کی مدد کے بغیر محدود عقل انسانی کی رسائی کہاں تک ہو سکتی ہے۔ سائنس دان گوہر کی تلاش کیلئے شب تیرہ و تار میں آنکھیں بند کرکے۔ گہرے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔ اور جونہی ان کا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا" پالیا پالیا پکار اٹھتے ہیں۔ اس دل خوش کن صدا کی موسیقیت کچھ اتنی مؤثر ہے۔ کہ اندھی دنیا خوشی کے شادیانے بجانے شروع کر دیتی ہے۔ اور سمجھ لیتی ہے۔ کہ دنیا کی حقیقت اسے معلوم ہوگئی۔ لیکن ان زمزمۂ مسرت کی گونج ابھی ختم نہیں ہوتی۔ کہ ایک طرف سے اس "انکشاف حقیقت" کی تردید وتغلیط کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو اہل عالم کو پہلے سے بھی زیادہ مغموم و مایوس کر دیتی ہیں۔

سائنس یقین اور وثوق پیدا نہیں کر سکی اس لئے کہ اس کے تمام تر نظریے قیاسیات وتوہمات پر مبنی ہیں۔ معتقدین سائنس تیقن کی نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں۔ جس سے ایک سچے مذہب کے متبعین متمتع ہوتے ہیں۔ چونکہ لوگ وثوق وطمانیت کا دامن چھوڑ بیٹھے شکوک وشبہات کے اتھاہ سمندر کے بے پناہ تھپیڑوں کے تختۂ مشق بن گئے آخر ان کی بے راہ روی رحمت یزداں کو جوش میں لانے کا باعث ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے ایک حکم بھیجا۔ جس نے اس کی تائید ونصرت۔ اور اس کی طرف سے پیہم و متواتر الہامات سے دنیا کی راہنمائی کی۔ اور حقائق اشیاء سے انہیں آگاہ کیا۔ اس کا علم شکوک پر مبنی نہ تھا۔ اس لئے کہ اس کا سرچشمہ عالم الغیب خدا تھا۔ اس کا فیصلہ حقائق پر مبنی تھا۔ کیونکہ خالق کل خدا جو ماہیت وکیفیت اشیاء اور ان کی کنہہ وحقیقت سے آگاہ ہے اس پر ہر آن القاء کر رہا تھا۔

اس حکم موعود کی آمد کے وقت سائنس کے خاص نظریوں میں سے ایک نظریہ ارتقاء بھی تھا۔ جسے لین مارک (Lamarck) اور اس کے متبع ڈارون نے پیش کیا تھا۔ اس کے مطابق چھوٹے سے چھوٹے جاندار کیڑے سے لے کر اشرف المخلوقات انسان تک سب ایک ہی سلک کے مختلف موتی ہیں۔ چھوٹے کیڑے منازل ارتقاء طے کرتے ہوئے بندر اور پھر بندر سے انسان بن جاتے ہیں۔

اس مسئلہ کی بنیادی اصل یہ ہے کہ کسی شے سے عدم استفادہ اس کے وجود کی عدم ضرورت پر دال ہے۔ اس لئے اسے قانون قدرت کے مطابق صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا جاتا ہے۔ ایک بینا متواتر ومسلسل اپنی آنکھوں کو استعمال نہ کرے تو ایک دن وہ ان سے محروم کر دیا جائے گا۔ جب بندر اپنی دم کا استعمال ترک کر دے۔ تو پھر دم کی ضرورت نہیں رہتی اور وہ معدوم کر دی جاتی ہے۔ حتی کہ آخر وہ زوائد وحواشی کے حذف ہو جانے کے بعد انسانی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

غالباً یہ نظریہ تناسخ ایسے بعید الفہم مسئلہ کا ہی شاخسانہ ہے لیکن اس کی بے ترتیبی اور ترقی معکوس کو اس میں ترتیب وار ارتقاء کی شکل دے دی گئی ہے۔ مسئلہ تناسخ کے مطابق جزا وسزا کے ذریعہ انسان مختلف ادنیٰ حیوانوں کی اشکال میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس نظریہ ارتقاء ادنیٰ مدارج سے

اعلان برائے انجمن ہائے ضلع سرگودھا

امیر صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا کو برائے تعمیر مہمانخانہ جماعت سرگودھا اس ضلع کی انجمنوں سے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپیہ تک چندہ فراہم کرنیکی اجازت دیگئی ہے۔ اس شرط پر کہ اس چندہ کا مرکزی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور نہ ایسے احباب سے چندہ لیا جائے۔ جو مرکزی چندہ کے بقایادار ہوں اسلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انجمن احمدیہ سرگودھا کیطرف سے جو صاحب اس چندہ کی فراہمی کیلئے میرا تحریری اجازت نامہ پیش کریں انہیں

ایک مبلغ کی فوری ضرورت

نظارت دعوۃ وتبلیغ کو علاقہ یوپی کے لئے ایک نہایت ہوشیار و باا ثر مبلغ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو احباب دینی تڑپ اور تبلیغی کاموں کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواست مقامی امیر یا صدر صاحبان کے ذریعہ نظارت ہذا میں بھجوا کر ضروری حالات وشرائط دریافت کریں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان۔

چندہ دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔ جسقدر رقم چندہ دیجائے اس کی باقاعدہ رسید حاصل کیجائے۔ ناظر بیت المال۔

272

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اعلیٰ) مدارج کی طرف لیجاتا ہے۔

مگر یہ دونوں نظریئے نہ صرف عقل انسانی کے خلاف ہیں۔ بلکہ شواہد بھی اس کی تائید نہیں کرتے۔ انکی بناء محض قیاس پر رکھ لی گئی ہے۔ ورنہ حقائق عالم کو ان نظریوں میں پیش نظر نہیں رکھا گیا۔

ڈارون کے اس نظریہ کے مؤیدین یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہر آن مختلف جنسیں انسانیت تک کی منازل ارتقاء طے کر رہی ہیں۔ مگر وہ اس پر یہ بھی مستزاد کرتے ہیں۔ کہ چونکہ نمایاں تغیرات عرصہ بعید کے مقتضی ہیں۔ اور انسانی حیات مستعار نہایت ہی محدود ہے۔ اس لئے وہ اس نظریہ کی تائید میں واقعات وامثلہ پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کا یہ عذر خام ہے۔ جس سے ان کا مقصود صرف یہ ہے۔ کہ قیاسات پر اپنے نظریہ کی بنیاد رکھنے کی وجہ سے امثلہ وحقائق کے فقدان کی خجالت کو قدرے پنہاں رکھ سکیں۔

ذیل میں اس نظریہ کی تغلیط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ درج کیا جاتا ہے۔ جو حضور نے فاضل یوروپین پروفیسر ریگ کے ایک سوال کے جواب میں جنہیں بعد میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی۔ فرمایا تھا۔

فرماتے ہیں:۔

"ہمارا مذہب یہ نہیں۔ کہ انسان کسی وقت بندر تھا۔ پھر دم کٹ گئی۔ اور انسان بن گیا۔ یہ تو صرف دعوےٰ ہے بار ثبوت مدعی پر ہے۔ ہم قائل ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا بندر پیش کیا جائے جو رفتہ رفتہ انسان بن گیا ہو۔ ہم ایسے قصوں پر ایمان کی بنیاد نہیں رکھ سکتے موجودہ زمانہ کا عام نظارہ جو ہے وہ یہی ہے۔ کہ بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان سے انسان۔ پس جو اس کے خلاف ہے وہ قصہ ہے۔ واقعی بات یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان میں سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ پہلے دن آدم ہی بنا تھا۔ ہر ایک جنس کا ارتقاء اس کی اپنی جنس میں ہو رہا ہے"

(ذکر حبیب علیہ السلام صفحہ ۲۳۴)

بالفاظ دیگر یہ تو امر واقعہ ہے۔ کہ اوائل زمانہ کے انسانوں سے موجودہ زمانہ کے انسان منازل ارتقاء طے کرنے کی وجہ سے افضل واعلےٰ ہیں۔ اسی لئے خدائے عزوجل نے ابتدائی ذہنیت کے انسانوں کی تعلیم وتربیت کے لئے قرآن ایسی مکمل کتاب نازل نہ فرمائی۔ جو ان کے فہم سے بالا تھی۔ بلکہ ابتدائی مراحل کی وجہ سے ان کے لئے ان کے مناسب حال کتب ہی نازل فرمائیں۔ اسی طرح یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ گزشتہ زمانہ کے بندروں پر موجودہ زمانہ کے بندر مراحل ارتقاء طے کرنے کی وجہ سے فائق ہیں۔ لیکن اس امر کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ بندر ترقی کر کے انسان بن گیا۔

خاکسار:۔ خالد بی۔ اے (آنرز) مولوی فاضل

رکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان

زمیندار احمدی جماعتوں کیلئے قابل تقلید مثالیں

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید سال سوئم کے وعدوں کی ادائیگی میں جہاں شہری جماعتیں زیادہ سے زیادہ رقم بھیجنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ بلکہ بعض احباب اپنے وعدے نہ صرف سو فیصدی ادا کر رہے ہیں۔ بلکہ نمایاں اضافہ بھی کر رہے ہیں۔ جیسا کہ محلہ دارالرحمت کے بابو غلام حیدر صاحب پنشنر نے بجائے ۸۰ روپے وعدے کی رقم کے ۹۵ روپے کی رقم داخل کی۔ زمیندار جماعتیں بھی تحریک جدید سال سوئم کے چندے کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ زمیندار جماعتوں کے بالعموم وعدے یہ ہیں کہ وہ اپنی رقوم اس فصل سے ادا کر دینگی۔ جو آجکل نکل رہی ہے تاہم بعض دوست تو فصل نکلنے کا خیال نہ کرتے ہوئے بھی باوجود فصل کا نقصان ہو جانے کے چندہ ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک دوست ضلع منٹگمری سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

حضور کے علم میں ہے۔ کہ اس ضلع میں طوفان بادوباران اور ژالہ باری سے فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔ چنانچہ میرے چنے دو ایکڑ اور نصف ایکڑ جو ژالہ باری سے بالکل برباد ہو گئے۔ حتےٰ کہ چارے کے کام کے بھی نہ رہے۔ اور گندم کی فصل کو بھی اسی طرح نقصان ہوا ہے۔ کہ دانہ سکڑ کر وزن میں بہت کم رہ گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی میرے لئے لازمی اور لابدی ہے۔ اور اس وعدے کا پورا کرنا میرے لئے سب سے مقدم اس لئے اس عریضہ کے ساتھ وعدے کی رقم پیش حضور ہے۔

ایک اور دوست ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:۔

"میری گندم کے کھلواڑے کا کچھ حصہ اتفاقاً آگ لگ جانے سے جل گیا اور گذشتہ سال بھی میری فصل گندم کو ژالہ باری سے نقصان ہوا تھا۔ مگر تحریک جدید کا وعدہ میرے لئے پورا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اپنے وعدے کی قلیل رقم حضور کی خدمت میں پیش ہے۔"

دیگر احباب کو بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد پیش نظر رکھتے ہوئے جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اپنا وعدہ پورا کرنا چاہئیے۔

"اگر کوئی مرضی سے چندہ لکھواتا ہے۔ اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے عہد کو نبھائے۔ خواہ کسی قدر بھی تکلیف ہو۔ اور یقین رکھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر اپنی مرضی سے اور خوشی سے وعدے کرو۔ تو خواہ موت آجائے۔ یا ذلت برداشت کرنی پڑے۔ ان وعدوں کو پورا کرو۔ جب تک ہم عہدوں پر قائم رہیں گے تبھی تک اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت بھی نازل ہوگی۔ اور اگر ہم نے اپنے عہدوں سے انحراف کر لیا۔ تو خدا تعالےٰ کی نصرت بھی جاتی رہیگی۔"

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان دارالامان

میری پیاری بہنو!

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے کمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ درد سے آتے ہیں یا رک رک کر آتے ہیں۔ بند ہو گئے ہیں۔ یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کمر درد۔ سر درد اور قبض رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ کام کاج سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا راحت کو استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف دو روپے ۲ محصول ہے۔ حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں ؛

ملنے کا پتہ۔ لیڈی نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

لودھراں ضلع ملتان میں نہری رقبہ فروخت ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریباً ۷ ۴ کنال رقبہ نہری چاہ قبول والا واقعہ لودھراں ضلع ملتان میں جو ۱۹۳۰ء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ نہری ہے۔ اور بوجہ آبادی لودھراں کے نزدیک ہونے کے باموقعہ بھی ہے۔ یہ رقبہ آخیر مئی ۳۷ء تک فروخت کر دینے کی تجویز ہے۔ احمدی احباب اس رقبہ کے خریدار پیدا کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۷۳۵۴ :- منکہ امۃ العزیز زوجہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل قوم شیخ عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن مریدکے ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے ذاتی زیورات حسب ذیل ہیں۔ کانٹے طلائی خورد و کلاں اور کلپ طلائی کل وزن ۲ تولہ ۹ ماشہ صرف قیمت کل اس زیور کی ۹۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرا حق مہر جو کہ مبلغ ۵۰۰/- بذمہ خاوند تھا۔ اس میں سے میں نے مندرجہ ذیل زیورات روپے سے کر بنوا لئے ہیں۔ کنگن طلائی وزن دس تولہ بندے طلائی وزن دو تولہ کل قیمت ۴۰۸/- روپے ہوتے ہیں۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں ۹۲/- روپے جو کہ بقایا زیر حق مہر بذمہ خاوند ہیں ان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم یا جائداد بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد :- امۃ العزیز موصیہ مریدکے

گواہ شد :- شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی مصنف "ہدایت نسواں" مریدکے

گواہ شد :- حکیم محمد اسمٰعیل ممتاز الاطباء مولوی فاضل خاوند موصیہ مریدکے

نمبر ۶۵۳۹ :- منکہ سید عبد العزیز ولد سید چراغ علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۰۳ء ساکن کاہنوان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۲ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت مبلغ دس روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ لہذا میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو میں انشاء اللہ اپنی آمد ماہوار سے باقاعدہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری تنخواہ میں ترقی ہوئی تو اسی قدر ترقی کے حساب سے ادا کرونگا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد علاوہ اس کے ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت جاری ہوگی۔ اور میرے لڑکے الفضل خدا سب احمدی ہیں وہ ادا کرینگے مجاز ہونگے

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دورہ کا علاج

"والو مکتا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہزارہا مستورات نہایت کمزوری صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یادہ گوئی کھینچا۔ چلانا زمین پر لیٹنا گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی کی قیمت ۲ اور تیس دن کی دوائی ۵ علاوہ محصولڈاک

سی ایل ناما والا ہیلیس روڈ بڑودہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی و صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ رکگنائیزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کے لئے یہ سکول کھلا ہے گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لیجاتی ہے پراسپکٹس مفت مینیجر

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر انکے سامنے رکھ دیں پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار رسا ہو کار بھی ایکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پہ نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں ۳ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک ۸ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی یو۔پی

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور لا بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ ۲ تا ۶ اونس، پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک کورس کیلئے پانچ روپیہ محصول ۹/

حب نوازی لما عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۶/

مفرح نوازی لما نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۶/

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چار تمغے یافتہ

[illegible] نفضل حسین کی معرفت دارالامان قادیان [illegible]

273

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائدار مختلف نمونوں اور رنگوں کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں اس قدر مقوی دماغ ہے کہ پچھلے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں اس کو مثل آب حیات تصور فرمایئے اسکے استعمال کرنے سے پہلا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی کے چند روز کے استعمال سے آپ کے جسم میں اضافہ کردیگی اسکے استعمال سے ۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے باامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

دوائی اٹھرا
حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دکان سے جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے دست قے پیچش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان۔ پنجاب

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کے لئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مار الحم خاص۔ فرسیموساحب روح الذہب نیز عنبری وغیرہ کو پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا اگرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ مروری ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے

شادی اور شادمانی کیلئے عنبرین ایک ہی اور عجیب زندگی بخش جام سائنٹفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ اور ڈیمین رجوہر حیاتین) کی سائنٹفک ترکیب ہے اعضائے رئیسہ اور اعصاب کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے گرمی کے موسم میں لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلد ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگینگے۔ صنفی کمزوری، انقلاب انزال۔ ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ۔ ضعف مثانہ وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ۔ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تروتازہ کرتی اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے قیمت فی شیشی جو ایکماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ چار روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔

خمیرہ مروری اس مروری عنبری جواہری خمیرے میں دل دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکالکر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری ورق نقرہ زہرہ مہرہ خطائی ورق طلاء وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغ تروتازہ رہتا قوت حافظہ بڑھتی طبیعت شادماں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ بھاری رہنا دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ ۲۱ مئی کی شب کو چوک بازار میں شیعوں اور سنیوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس میں ۳۰ آدمی زخمی ہوئے۔ ۱۵ آدمیوں کو شدید زخم آئے۔ ایک شخص صدموں کی وجہ سے مر گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شیعوں نے تبرا شروع کر دیا تھا۔ جس پر سنی برانگیختہ ہو گئے۔ اور لاٹھیاں لے کر آ گئے۔ اور آزادانہ جنگ شروع ہو گئی۔ فساد کے متعلق ڈپٹی کمشنر کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی صورت حالات خطرہ سے خالی نہیں۔ اکا دکا حملہ جاری ہے۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے اور کرفیو آرڈر بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ ۵۸ گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ پولیس اپنے افسروں کی سرکردگی میں اس علاقے میں گشت کر رہی ہے۔ آدھی رات کے وقت اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد علی الترتیب ۷ اور ۴۰ تک پہنچ چکی ہے۔

لاہور ۲۲ مئی۔ کل ریلوے ورکشاپ لاہور کے روزانہ اجرت پانے والے ۱۰ ہزار کاریگروں نے اس بنا پر کارخانہ سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ کہ حکام کارخانہ نے ان کے اس مطالبہ کو ٹھکرا دیا کہ عید میلاد النبی کی چھٹی ۲۴ مئی کی بجائے ۲۳ کو ہونی چاہیئے۔ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر مزدوروں نے کارخانہ سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا۔ لیکن ہفتہ کی صبح تک تمام مزدور امن کے ساتھ ورکشاپ سے نکل گئے ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ایک کمیونک شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ پینے کا پانی بند کر دیا گیا۔ اور یہ کہ مزدوروں کو معطل کرنے کی دھمکی دی گئی۔ یہ بیان کہ ۲۴ مئی کو بانخواہ چھٹی کا اعلان ہونے سے مزدور ایک دن کی اجرت سے محروم ہو جائیں گے۔ غلط ہے۔

ایبٹ آباد ۲۲ مئی۔ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ۲۱ مئی کی رات کو ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک گاؤں تاجوری نامی پر حملہ کر دیا۔ ایک ہندو عورت اور لڑکے کو جنہوں نے مزاحمت کی گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ۶ اونٹ چرائے گئے۔ ۷ دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ اور دو دوکانیں اور ایک چوارخانہ جلا دیئے گئے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ تاجپوشی کے باعث دار العوام کے اجلاس میں تاخیر ہو گئی ہے۔ آئندہ اجلاس سوموار کو منعقد ہو گا۔ جس کا اہم پہلو وزیر اعظم کے استعفیٰ کا سوال ہے۔ وزیر اعظم جمعہ کے روز اپنے استعفیٰ کا اعلان کر دیں گے۔ اغلب ہے کہ مسٹر بالڈون اگلے ہفتہ کی بحث و تمحیص میں حصہ نہ لیں لیکن سوالات کا جواب دینے کے لئے وہ اجلاسوں میں حاضر رہیں گے۔

ماسکو ۲۲ مئی۔ کل روس کی ایک ہوائی مہم نے جو ڈاکٹر اٹو شمٹ کی زیر قیادت قطب شمالی کی تسخیر کا کام کر رہی ہے شمالی قطب پر پرواز کیا۔ اور جزیرہ روڈلف سے ۲۰ کلومیٹر جانب مغرب برف کے ایک بہتے ہوئے ٹکڑے پر اتری۔ پانچ اور ہوائی جہاز ضروری سامان خوراک ایندھن اور کپڑے جو ۱۸ ماہ کے لئے کافی ہونگے اہل مہم کے لئے لا رہے ہیں۔ ان اشیاء کو پیراشوٹ کے ذریعہ ان تک پہنچایا جائے گا۔ اس مہم کے ۴ ارکان ہیں۔

ہردوار ۲۲ مئی۔ میاپور شہر کے پل کے قریب ایک پمپنگ سٹیشن بن رہا ہے۔ اس کے لئے مزدور ایک گہرا تالاب کھود رہے تھے کہ اطراف کی دیواریں گر گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ۵ اشخاص ہلاک اور ۴ مجروح ہو گئے بعض کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ابھی تک نیچے ہی دبے ہوئے ہیں۔

میڈرڈ ۲۲ مئی۔ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۰ گھنٹہ تک پھر میڈرڈ پر گولہ باری کی گئی۔ جس کے باعث ۱۰۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔ شہر کا ایک متنفس بھی رات بھر ایک لحظہ کے لئے نہیں سویا۔ ٹرام کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ ایک عمارت پر رات بارود کے برسے اور شہر کے مرکز کو نہایت بیرحمی سے گولوں کی آماجگاہ بنایا گیا۔

کراچی ۲۲ مئی۔ کل شکارپور میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ بعض ہندوؤں نے ایک مسجد میں قرآن کریم کے ورق جلا دیئے۔ مسلمان ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر مسجد کے قریب جمع ہو گئے۔ لیکن حکومت کے ارباب حل و عقد نے ان کی ناکہ بندی کر دی۔ باایں ہمہ شہر کے دوسرے حصوں میں فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک ہندو ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ حکام نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ تازہ اطلاع ہے۔ کہ شہر اب پرامن ہے۔ شہر کے سرکردہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ایک مصالحتی بورڈ قائم کیا ہے۔ اور وہ ہر دو قوموں کے درمیان مستقل طور پر خوشگوار تعلقات کے قیام کی کوشش میں مصروف ہیں۔

پٹنہ ۲۲ مئی۔ حکومت بہار کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سنتال پرگنوں کے سوا پٹنہ ترہٹ بھاگل ڈویژن کے تمام اضلاع کے دفتروں اور عدالتوں میں اردو رسم الخط کو رواج دینے کی اجازت دی جائے۔

ماسکو ۲۲ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی اور جاپان کے محکمہ سراغرسانی کی طرف سے جاسوسی کرنے اور ریلوے کو تباہ کرنے کے الزام میں ۴۱ اشخاص کے خلاف فوجی ٹریبونل میں مقدمہ پیش ہوا۔ ملزموں کا جرم ثابت ہو جانے کے بعد انہیں فوراً قتل کر دیا گیا۔

کانگڑہ ۲۲ مئی۔ سہ شنبہ کو وادی کانگڑہ میں ژالہ باری کا جو ہلاکت آفرین طوفان آیا اس کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ فصلوں اور عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بعض مقامات پر پندرہ سے لے کر ۱۸ تولے تک کے وزن کے برابر اولے پڑے تین آدمی بجلی گرنے سے ہلاک ہو گئے۔ مویشی بھی کثیر تعداد میں ہلاک ہوئے ہیں۔

الہ آباد ۲۲ مئی۔ اخبار "لیڈر" کے ایڈیٹر اور مالک کے درمیان ایک مقدمہ کے فیصلہ پر تنقیدی مضمون شائع کرنے کے بعد اس کے متعلق معافی نامہ شائع کرنے کے سوال پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ جس کی بنا پر مالک اخبار نے ایڈیٹر کو برطرف کر دیا۔ ایڈیٹر صاحب نے چونکہ ہائی کورٹ کے سامنے معافی نامہ شائع کرنے کے متعلق معذوری کی ایک معقول وجہ پیش کر دی ہے۔ اس لئے

ایک غلط الزام کی تردید

بعض فتنہ پرور اور شوریدہ سر دشمنوں کی طرف سے یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ۱۴ مئی کو جب آریہ سماج قادیان کا جلوس بازار سے گذر رہا تھا۔ تو احمدیوں نے لیکھرام مردہ باد کے نعرے لگائے۔

اس کے متعلق میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مخالفین کا یہ پراپیگنڈا بالکل جھوٹا اور بے سرو پا ہے۔ میں نے خود ذاتی طور پر تحقیق کر کے یہ اطمینان کر لیا ہے۔ کہ ہرگز کسی احمدی نے لیکھرام مردہ باد کا نعرہ نہیں لگایا البتہ یہ بات شہادات سے ثابت ہے کہ خود آریوں نے ۱۴ مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مردہ باد کے نعرے لگائے اور اپنی اس اخلاقی شکست پر پردہ ڈالنے کیلئے انہوں نے الٹا احمدیوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے لیکھرام مردہ باد کے نعرے لگائے ہیں۔ آریوں کے لیکچراروں نے اپنی تقریروں میں نہایت دلآزار کلمات استعمال کئے جو درحقیقت فحش گالیوں کے مترادف ہیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)